21904-لوگوں کے اموال میں شیطان کی شراکت

سوال

شیطان کی وہ کون سی مشارکت ہے جو اللہ تعالی کے اس فرمان میں مذکور ہے :

.{اور ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہوجا}.؟

پسندیدہ جواب

شیطان کی اموال میں شراکت :

حسن رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ : معصیت والے کاموں میں مال خرچ کرنا یہ شیطان کی مال میں شراکت بنتی ہے ۔

اور امام مجاھد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ :

یہ وہ مال ہے جو انہوں نے حلال طریقے سے حاصل نہیں کیا ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے :

وہ جن جانوروں کو بحیرہ سائبہ ، وصیلہ اور حام (یہ سب جانور بتوں کے لیے چھوڑے جاتے تھے) بنا کر حرام کرتے تھے ، اور قتادۃ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے ۔ اور ضحاک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ : وہ جانور جنہیں وہ اپنے معبودوں کے لیے ذبح کرتے تھے ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور مجاھد رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ : اس سے مراد وہ مال ہے جو شیطان نے انہیں اللہ تعالی کی معصیت میں خرچ کرنے کا حکم دیا تھا ۔

اور عطاء کا کہنا ہے کہ وہ سود ہے ، اور حسن کہتے ہیں کہ وہ غلط اور گندے طریقے سے جمع کرکے حرام جگہ پر خرچ کرنا ہے ، اور قتادہ کا بھی یہی قول ہے ، اور عوفی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما سے بیان کرتے ہیں کہ شیطان کی ان کے اموال میں مشارکت یہ ہے کہ جو انہوں نے اپنے جانور بحیرہ سائبہ وغیرہ بنا کر حرام کررکھے تھے ، ضحاک اور قتادہ نے بھی اسی طرح کہا ہے ۔

امام طبری رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

ان سب اقوال میں اقرب الی الصواب قول اس کا ہے جو یہ کہے کہ : اس آیت سے مراد ہر وہ مال ہے جس کے ساتھ اللہ تعالی کی معصیت کا ارتکاب کیا جائے چاہے وہ حرام میں خرچ کرکے یا حرام طریقے سے کما کر ہو یا جانور غیر اللہ کے لیے ذبح کرے ، یا پھر انہیں بتوں اور غیر اللہ کے لیے چھوڑدے یا اس کے علاوہ اس مال سے کوئی اور معصیت کرے اور اس کے بارہ میں ہی اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

.{اوران کے اموال میں شراکت اختیار کر}. توہر وہ جس مال میں شیطان کی اطاعت اور اللہ تعالی کی معصیت کی جائے توفاعل نے اس میں ابلیس کو بھی شریک کرلیا ہے ، تو بعض کو بعض سے خاص کرنے کی کوئی وجہ نہیں ۔ انتہی ۔

اور کھانے پینے اور بالاضافہ گھروں میں رہائش جوکہ اموال میں سے ہے میں شیطان کی شراکت اس طرح ہوگی کہ بسم اللہ ترک کردی جائے توشیطان شریک ہوجاتا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے ۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : اگر آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے اور کھانے کھاتے وقت اللہ تعالی کا ذکر (گھر میں داخل ہونے اور کھانے کی دعا پڑھتا ہے) کرتا ہے توشیطان کہتا ہے تمہارے لیے نہ توگھر میں رات گزارنے کی جگہ اور نہ ہی رات کا کھانا ہے ، اور اگر داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا توشیطان کہتا ہے رات گزارنے کے لیے تمہیں جگہ مل گئ اور اگر کھاتے وقت بھی دعا نہیں پڑھتا توشیطان کہتا ہے تم نے رات گزارنے کی جگہ اور کھانا بھی حاصل کرلیا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2018) ۔

حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی بھی کھانے میں حاضر ہوتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی ابتدا کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا کرتے ۔

ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں حاضر تھے توایک لونڈی آئ گویا کہ اسے دھکیلا جارہا ہو تووہ سیدھی کھانے میں جاکر ہاتھ ڈالنے لگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑلیا ، پھر ایک اعرابی آیا اور گویا کہ اسے بھی دھکیلا جارہا تھا وہ بھی سیدھا جاکر کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑلیا اور فرمانے لگے :

بیشک شیطان یہ چاہتا ہے کہ کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تاکہ وہ کھانا اس کے لیے حلال ہوجائے ، وہی شیطان اس لونڈی کولایا تاکہ اس کی وجہ سے کھانا حلال کرسکے تومیں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا ، تواس اعرابی کولایا تاکہ اس کے ساتھ کھانا حلال کرے تومیں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑلیا ، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس (شیطان) کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2017) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

پھر درست اور صحیح جس پر سلف اور خلف میں سے جمہور علماء کرام محدثین ، متکلمین ، فقہاء اور محدثین ہیں کہ یہ حدیث اور اس طرح کی وہ دوسری احادیث جو شیطان کے کھانے کے متعلق ہیں انہیں ظاہر پر محمول کیا جائے گا ۔

اور یہ کہ شیطان حقیقتا کھاتا ہے ، جب کہ عقل انکار نہیں کرتی اور نہ ہی شرع نے اس کا انکار کیا ہے بلکہ شریعت تواس کا اثبات کرتی ہے ، تواس کا قبول کرنا اور اعتقاد رکھنا واجب اور ضروری ہوا ۔

واللہ تعالی اعلم ، شرح صحیح مسلم (190/13) ۔

واللہ تعالی اعلم.